تحریر: حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ

پابہ زنجیر نواز شریف

یہ تحریر حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدیر اعلیٰ ماہنامہ "الحق" نے آج سے ۲۲ برس پہلے اسوقت کے مطلق العنان آمر حکمران ذوالفقار علی بھٹو کے سزایافتہ ہونے پر لکھی تھی۔ موجودہ حکمران بھی اسی سابقہ ڈگر پر جارہے تھے۔ آئین ودستور اور ملک وملت سے غداری کے تمام عیوب ان حکمرانوں میں موجود تھے۔ بلا آخر یہ لوگ بھی اپنے منطقی انجام کی طرف پہنچنے والے ہیں۔ موجودہ حکمرانوں پر بھی حضرت مولانا مدظلہ کی یہ تحریر صرف عنوان کی تبدیلی سے من وعن صادق آتی ہے۔ تاریخ اپنے آپ کو دہراتی ہے کے مصداق اور عبرت ونصیحت کیلئے ہم اس موقعہ پر یہ دوبارہ شائع کررہے ہیں۔ ------------------ مدیر

مسٹر ذوالفقار علی بھٹو قتل کے ایک کیس میں اس وقت پابہ جولاں ہیں اور دیگر کئی مقدمات میں بھی عدالتیں انہیں بلارہی ہیں۔ ایک صلائے عام کی کیفیت ہے۔ وہ شخص جو اپنی رعونیت طنطنہ اور آمریت کے گھمنڈ میں کوس لمن الملک بجارہا تھا۔ آج اس کا وجود تماشائے عالم بن کر درس عبرت دے رہے ہے۔ قدرت کے قوانین احتساب کتنے اٹل ہوتے ہیں۔ دیر بھی ہوتی ہے تو حکمتوں کی بناء پر اور استدراج کی تکمیل کے بعد مکافات کا دور شروع ہوجاتا ہے۔ ان بطش ربك لشديد ۔ آج وہی بھٹو ہیں اور اسکے انصار واعوان مگر تاریخ کا بےدردرد عمل شروع ہوچکا ہے۔ اخبارات وجرائد کا ہر صفحہ انکے شرمناک، ظالمانہ اور عیاشانہ کردار کے وہ وہ مناظر دنیا کے سامنے لارہاہے کہ شرافت سرپیٹ کررہ گئی ہے۔ حقائق سامنے ہیں اور اسرار ظواہر بن گئے ہیں۔ قیامت سے پہلے بھی اس عالم میں ایک قیامت کاانکار کیونکر کیا جاسکتا؟ یوم تبلی السراء ر فماله، من قوة ولاناصر --- اس روز سارے بھید اور خفیہ اعمال کھل کھل کر سامنے آئینگے پھر نہ تو انکے پاس اسکی مزاحمت کیلئے قوت ہوگی اور نہ کوئی مددگار ہوگا۔

اعمال وکردار کے ان سیاہ اعمالناموں کو دیکھ دیکھ کر مسٹر بھٹو اور انکے وزراء واعیان قیامت سے پہلے آج چیخ رہے ہیں کہ مالهذا لكتب لا يغاد رصغيرة ولا كبيرة

حصاھا۔ ارے ان فائلوں میں تو ہمارا چھوٹا بڑا گناہ موجود ہے گھر کے بھیدی گواہ بن گئے ہیں جرائم کے فرد پر فرد عائد ہوتے جا رہے ہیں---ابھی چندماہ قبل کیا ظلم وفساد تھا کیا رعونت تھی کیا طنطنہ اور فرعونیت تھی وہ سب کچھ کہاں گیا؟ آیئے قوانین عروج وزوال کی ابدی صداقتوں کی امین---الکتاب الکریم---میں سے اسکا جواب سن لیں-- کم ترکوامن جنت وعیونٍ ۔ وزروعٍ و مقامٍ کریم ۔ ونعمةٍ کانوا فیها فکهین۔ کذلك واورثنها قوماً اخرین۔ فما بکت علیهم السماء والارض وما کانوامظرین۔ ولقد نجینا بنی اسرائیل من العذاب المهین ۔ من فورعون انه کان عالیاً من المسرفین (الدرخان) "یہ لوگ کتنے ہی باغات، نہریں، کھیتیاں اور عمدہ عمدہ مکانات، عزت ووجاہت کے مناصب اور محافل اور کتنے ہی عیش وعشرت کے سامان چھوڑ بیٹھے ہیں جن میں مزے اڑایا کرتے تھے۔ اور جب ہم نے دوسروں کو اس ساز وسامان کا وارث بنادیا تو نہ تو آسمان رویا نہ زمین (نہ ہمالیہ نے خون کے آنسو بہائے نہ خیبر سے کراچی تک کوئی آنسو بہا) اور نہ انہیں مہلت ملی۔ اور ہم نے بنی اسرائیل کو فرعون کے ذلت ناک عذاب سے نجات دی، واقعی وہ بڑا سرکش اور حد سے باہر نکل گیا تھا" ان فی ذلك لعبرة لمن یخشیٰ۔

☆☆☆☆☆☆

اعلان

امسال انشاء اللہ دارالعلوم حقانیہ کے داخلے 2000ء مطابق ۱۴۲۰ھ مندرجہ ذیل کے مطابق کئے جائینگے۔

تاریخ	دن	درجہ
۱۸ جنوری 2000ء مطابق ۱۱ شوال	منگل	دورہ حدیث
۱۹ " " " " " ۱۲ شوال	بدھ	"
۲۰ " " " " " " ۱۳ شوال	جمعرات	" " موقوف علیہ
۲۱ " " " " " ۱۵ شوال	ہفتہ	" " درجہ تکمیل۔ درجہ سادسہ
۲۲ " " " " ۱۶ شوال	اتوار	" " درجہ خامسہ
۲۳ " " " " " ۱۷ شوال	پیر	" " درجہ رابعہ
۲۴ " " " " " ۱۸ شوال	منگل	" " درجہ ثالثہ
۲۵ " " " " " ۱۹ شوال	بدھ	" " درجہ ثانیہ
۲۶ " " " " " ۲۰ شوال	جمعرات	" " درجہ اولیٰ ومتوسطہ
۲۷ " " " " " " ۲۲ شوال	ہفتہ	" " تخصص فی الفقہ

شعبہ حفظ کے داخلہ کیلئے درخواستیں ۱۵ رمضان سے ۳۰ رمضان تک دفتر اہتمام میں جمع کی جانی چاہیں۔ اور انتخاب طلباء برائے حفظ ۲۹ جنوری بمطابق ۲۲ شوال بروز ہفتہ ہوگا۔